13198 ـ ساقط شدہ حمل کی نماز جنازہ

سوال

اگر حمل ساقط ہو جائے تو کیا ہم بچہ کو غسل دینگے اور اسکی نماز جنازہ ادا کرینگے، اور کیا اس کا نام رکھینگے، یا کہ بغیر نام ہی رہنے دیں ؟
برائے مہربانی معلومات فراہم کرکے مشکور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب بچہ زندہ پیدا ہو اور چیخ و پکار کرے اور پھر مر جائے تو بغیر کسی اختلاف کے اسےغسل بھی دیا جائیگا اور اس کا نماز جنازہ بھی ادا کیا جائیگا.

المغنی میں درج ہے:

" اہل علم اس پر متفق ہیں کہ جب بچہ کی زندگی معلوم ہو اور وہ چیخ و پکار کرے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی.

لیکن اگر وہ چیخ و پکار نہ کرے تو امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر وہ چار ماہ کا حمل ہو تو اسے غسل بھی دیا جائیگا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور اسحاق رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی فوت شدہ پیدا ہوئی بچی کی نماز جنازہ ادا کی تھی "

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (2 / 328).

اور کتاب " مسائل الامام احمد " جسے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت کیا ہے میں درج ہے:

عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد سے مولود کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس کی نماز جنازہ کب ادا کی جائیگی ؟

تو ان کا جواب تھا:

" اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی "

کہا گیا: اگر وہ چیخ و پکار نہ بھی کرے تو پھر بھی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی ؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں "

دیکھیں: مسائل امام احمد التی رواھا ابنھا عبد اللہ (2 / 482) مسئلہ نمبر (673).

اس کی زندگی میں شک کے باوجود اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں صاحب مغنی نے علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

" اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لیے اور اس کے والدین کے لیے خیر و فلاح کی دعا کرنا ہے، اس لیے زندگی کے وجود میں احتیاط اور یقین کی ضرورت نہیں، بخلاف میراث و وراثت کے مسئلہ میں "

دیکھیں: المغنی (2 / 328).

بلا شک یہ بہت ہی باریك اور دقیق فقہ اور سمجھ ہے کیونکہ وراثت میں دوسروں کے حقوق بھی ہوتے ہیں، لیکن نماز جنازہ تو بندے اور اس کے رب سے متعلق ہے کسی اور سے نہیں.

لیکن جو حمل چارہ ماہ کا نہ ہو: اسے نہ تو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، بلکہ اسے ایك کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائیگا، کیونکہ بچہ میں روح تو چار ماہ کے بعد پھونکی جاتی ہے، اس سے قبل تو وہ جان نہیں چنانچہ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائیگی جس طرح جمادات اور خون ہوتا ہے.

انہوں نے درج ذیل فرمان نبوی سے استدلال کیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ساقط شدہ کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، اور اس کے والدین کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کی جائیگی "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2535) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سقط یعنی ساقط شدہ بچہ اسے کہا جاتا ہے جس کے متعلق یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مؤنث ہے یا مذکر، وہ اسطرح کہ اس کا جو نام بھی رکھا جائے اس کے لیے صحیح ہو مثلا سلمۃ، قتادۃ، سعادۃ ھند، عتبۃ، ھبۃ اللہ. یعنی لڑکیوں والا نام ہو یا لڑکوں والا.

ماخوذ از: کتاب احکام الجنین فی الفقہ الاسلامی تالیف عمر بن محمد بن ابراہیم غانم.

والله اعلم .